

مختصر مسائل و احکام

رمضان، روزہ اور زکوٰۃ

تقریر
ابو عبداللہ محمد منیر قمر



توحید پبلیکیشنز بنگلور (انڈیا)

مختصر مسائل واحكام

رمضان‘ روزہ اور زکوٰۃ

تحریر ﷻ ابو عدنان محمد منیر قمر

ترجمان سیرم کورٹ، الخبر (السعودیہ)

توحید پبلیکیشنز، بنگلور (انڈیا)

اشاعت کے دائمی حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب :	مختصر مسائل واحکام رمضان، روزہ اور زکوٰۃ
تالیف :	ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین
کمپوزنگ :	شاہد ستار
طبع دوم :	۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء
باہتمام :	توحید پبلیکیشنز، بنگلور

ہندوستان میں ملنے کے پتے

1- توحید پبلیکیشنز، ایس. آر. کے. گارڈن

بنگلور۔ فون. ۶۶۵۰۶۱۸

2- چارمینار بک سینٹر

چارمینا مسجد روڈ، شیواجی نگر، بنگلور۔ ۱

3- میسور۔ فون. ۴۹۲۱۲۹

رابطہ: [E-Mail:tawheed_pbs@hotmail.com](mailto:tawheed_pbs@hotmail.com)



فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	فہرست مضامین	3	۲۰	اصحابِ رخصتِ قضاء	15
۲	حرفِ چند	5	۲۱	لیلتہ القدر اور اعتکاف	16
۳	مسائل واحکام رمضان وروزہ	6	۲۲	مباحاتِ اعتکاف	16
۴	فضائل و برکات	6	۲۳	ممنوعاتِ اعتکاف	17
۵	لغوی واصلاحی معنی	7	۲۴	شبینہ	17
۶	سلامی یا استقبال کا روزہ	7	۲۵	صدقہ فطر	17
۷	رمضان کے دنوں کی تعداد	7	۲۶	نفل روزے	18
۸	ترکِ روزہ کا گناہ	7	۲۷	ممنوع روزے اور ممنوع انداز	20
۹	ہلالِ عید و رمضان کی شہادت	7	۲۸	عیدین کے مسائل	20
۱۰	اختلافِ مطالع	8	۲۹	روزہ داروں کیلئے ضروری نصیحتیں	24
۱۱	طویل الاوقات علاقوں میں روزہ	8	۳۰	خواتین کیلئے چند ضروری نصائح	27
۱۲	دعاءِ رؤیتِ ہلال	9	۳۱	رمضان وروزہ۔ ضعیف احادیث	32
۱۳	نماز تراویح	9	۳۲	مختصر مسائل زکوٰۃ	43
۱۴	بچوں کے روزے	11	۳۳	قرآن شریف میں ہے	43
۱۵	سحری کے مسائل	11	۳۴	زکوٰۃ ادا کرنے والوں کیلئے حکم الہی	43
۱۶	افطاری کے مسائل	12	۳۵	نبی ﷺ نے فرمایا	44
۱۷	روزہ افطار کرنے کی دعاء	12	۳۶	زکوٰۃ فرض ہونے کی شرائط	44
۱۸	روزے کے مباحات	13	۳۷	مشرکہ کھاتہ (کمپنی)	45

۱۹	روزے کے مبطلات	14	۳۸	اموال زکوٰۃ۔ جن پر زکوٰۃ فرض ہے	45
نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۳۹	وہ اشیاء جن پر زکوٰۃ واجب نہیں	45	۴۷	بھیڑ بکریاں	48
۴۰	سونہ اور چاندی کی زکوٰۃ	45	۴۸	کانیں اور معدنیات	48
۴۱	مال تجارت	46	۴۹	زکوٰۃ کی ادائیگی اور تقسیم	49
۴۲	زرعی پیداوار	46	۵۰	وہ لوگ جن پر زکوٰۃ حرام ہے	49
۴۳	غلوں اور پھلوں کا نصاب	46	۵۱	وہ لوگ جن کو صدقہ و زکوٰۃ دینا افضل ہے	49
۴۴	مویشی	47	۵۲	زکوٰۃ کے مصارف و مقامات	50
۴۵	اُونٹ	47	۵۳	فہرست تراجم و تالیفات محمد منیر قمر	52
۴۶	گائے بھینس	48	۵۴	فہرست مطبوعات توحید پبلیکیشنز	56

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حرفِ چند

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ، وَنُسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ
أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مِنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضِلَّ فَلَا
هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ، وَرَسُولُهُ، آمَّا بَعْدُ:

قارئین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماہِ رمضان، روزہ اور زکوٰۃ کے فضائل و مسائل اور احکام پر مشتمل ہماری ایک تفصیلی
کتاب طباعت کیلئے تیار ہے، لیکن اس پر کچھ وقت لگے گا، لہذا ہم نے سوچا کہ اُسکی طباعت
سے پہلے یہ مختصر رسالہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔ امید ہے کہ ضروری مسائل اس
مختصر انداز میں آپ کیلئے باعثِ استفادہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو شرفِ قبولیت سے
نوازے، اور ہمارے لئے اور ہمارے معاون تمام دوست و احباب کیلئے دنیا و آخرت کی نجات
و فلاح کا ذریعہ بنائے۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رمضان کی مبارک گھڑیوں میں آپ کی نیک خواہشات اور دعاؤں کا طالب۔

ابو عدنان محمد منیر قمر نواب الدین

الخبیر، سعودی عرب

ترجمان سپریم کورٹ، الخبیر۔ 31952

۴ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ

وداعیہ متعاون، مراکز دعوت و ارشاد

۱۹ نومبر ۲۰۰۱ء

الخبر، الدمام، الظہر ان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مختصر مسائل واحکام رمضان و روزہ

فضائل وبرکات:

[1] رمضان المبارک میں قرآن کریم نازل کیا گیا، لہذا یہ ”ماہ قرآن“ ہونے کا شرف رکھتا ہے۔

اس کا روزہ مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے۔ (البقرہ: ۱۸۳، ۱۸۵)

نبی کریم ﷺ نے روزے کو اسلام کے پانچ ارکان میں سے شمار فرمایا ہے۔ (بخاری ۱/۵۴۹)

[2] روزہ ایک ایسی انفرادی حیثیت والی عبادت ہے، جسکے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

”روزہ میرے لئے ہے اور اس کا اجر بھی میں ہی دوں گا“۔ (صحیح بخاری و مسلم)

اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ”ایمان و اخلاص کے ساتھ روزے رکھنے والوں کے پہلے تمام گناہ

بخشتے جاتے ہیں“۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[3] رمضان المبارک کی صرف ایک رات ”لیلۃ القدر“ کی عبادت کا ثواب ایک ہزار ماہ

(۸۳ سال ۴ ماہ) سے زیادہ ہے۔ (سورۃ القدر: ۳)

روزے کے فضائل و برکات اور فوائد و ثمرات کے روحانی پہلو کے علاوہ اسکے طبی و نفسیاتی اور

مادی فوائد بھی بکثرت ہیں۔ (تفصیل کیلئے دیکھیے: ماہنامہ مجلہ ”منار الاسلام“ ابو ظہبی

جلد ۶ شماره ۹ بابت ۱۴۰ھ ۱۹۸۱ء تفسیر المنار علامہ رشید رضا مصری ۱۴۲/۲-۱۴۹

احکام الصیام ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی ص ۳۸-۴۰

لغوی واصلاحی معنی:

[4] الصوم (روزہ) کا لغوی معنی ”کسی کام سے رک جانا ہے“ جبکہ اصطلاحی اعتبار سے ”صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک پیٹ اور نفس کی خواہشات سے رکے رہنے کا نام روزہ ہے“۔
(تفسیر ابن کثیر ۲/۲۱۳، تفسیر المنار ۲/۱۴۴ فتح الباری ۴/۱۰۲، نیل الاوطار ۲/۱۸۶)

سلامی یا استقبال کا روزہ:

[5] رمضان سے ایک دن پہلے استقبال و سلامی کا روزہ رکھنا یا رمضان کے آغاز و شعبان کی انتہاء میں شک کی وجہ سے روزہ رکھنا، سخت منع ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم) شک کے دن کے روزے کو نبی ﷺ کی نافرمانی قرار دیا گیا ہے۔ (سنن اربعہ و ابن حبان و دارمی)

رمضان کے دنوں کی تعداد:

[6] اس بات پر پوری امت اسلامیہ کا اجماع و اتفاق ہے کہ کوئی عربی یا قمری مہینہ (رمضان یا غیر رمضان) انتیس (۲۹) دنوں سے کم اور تیس (۳۰) دنوں سے زیادہ نہیں ہوتا۔ (بـدایۃ المجتہد ۲/۹۲) یہ بات نبی اکرم ﷺ سے بھی ثابت ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

ترکِ روزہ کا گناہ:

[7] رمضان المبارک کے روزے بلا عذر شرعی ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ (کتاب الکبائر علامہ ذہبی ص ۳۹)

ہلالِ عید و رمضان کی شہادت:

[8] ایک عاقل و بالغ، نیک خصال و صدق مقال اور قوی نظر مسلمان شہادت دے کہ اس نے

چاند دیکھا ہے تو اگلے دن روزہ رکھا جائے گا۔ (ابوداؤد، ابن حبان، حاکم، بیہقی، دارمی)

البتہ عید کے چاند کیلئے دو آدمیوں کی گواہی چاہیے۔ (ابوداؤد، نسائی، دارقطنی، احمد)

[9] اگر کوئی ایسی شہادت ہو جو شرعاً معتبر نہ ہو، تو ایسے موقع پر شہادت دینے والا خواہ واقع میں سچا ہی کیوں نہ ہو، اسے اکیلے اپنی رویت پر عمل کر کے روزہ نہیں رکھنا چاہیے اور نہ ہی اکیلے عید کرنا چاہیے، بلکہ تمام مقامی مسلمانوں کے ساتھ رہنا چاہیے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارقطنی، بیہقی)

اگر رویت کی غلطی کی وجہ سے رمضان کا پہلا روزہ چھوٹ گیا ہو، اور ۲۸ روزوں کے بعد شوال کا چاند نظر آجائے تو اگلے دن عید کر لیں۔ لیکن عید کے بعد ایک روزہ قضاء کر لیں۔ سعودی عرب خلیجی ممالک میں ایسا ہو چکا ہے۔ (فتاویٰ اسلامیہ ۱۳۲۲ھ - فتویٰ ابن باز)

اختلافِ مطالع:

[10] پوری دنیا میں چاند کا مطالع ایک نہیں ہو سکتا، لہذا اختلافِ مطالع کا اعتبار ہوگا۔ ہر ملک اپنی رویت کا پابند ہے۔ (المغنی ابن قدامہ ۳/۳۲۸)

جہاں چاند نظر آجائے، وہاں سے مشرق کی جانب ۵۶۰ میل (۸۴۰ کلومیٹر) تک طلوعِ ہلال کا اعتبار ہوگا۔ (فضائل واحکام رمضان، مولانا عبید اللہ رحمانی ص ۸-۱۲، جدید فقہی مسائل ص ۷۹-۸۰)

طویل الاوقات علاقوں میں روزے:

[11] قطبین اور ان کے قریبی طویل الاوقات علاقوں میں نمازوں کے اوقات اور روزے کیلئے دن رات یا سحری و افطاری کیلئے وہاں معتدل شب و روز والے علاقوں کی طرح ہی ہر ۲۴ گھنٹے میں پانچ نمازیں اور بارہ ماہ مقرر کر کے ایک ماہ کے روزے رکھے جائیں گے۔ (صحیح مسلم

وشرح نووی ۶۵/۱۸/۹-۶۶، صحیح سنن ترمذی ۲/۲۳۹، جدید فقہی مسائل ص ۸۲-۸۶)

دعاء رویت ہلال:

[12] رمضان، عید یا کسی بھی ماہ کا چاند پہلی مرتبہ دیکھیں، تو رویت ہلال کی یہ دعاء کریں:

((اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُمَّ أَهْلَهُ، عَلَيْنَا بِأَلَمِنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ
وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ))

(ابن حبان، دارمی، مستدرک حاکم، مسند احمد)

یا یہ کہیں:

((اللَّهُمَّ أَهْلَهُ، عَلَيْنَا بِأَلَمِنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ،
رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ))

(ترمذی شریف)

[13] بوقتِ دعاء چاند کی طرف منہ کئے کھڑے نہ رہیں، بلکہ دیکھیں اور اپنی راہ لیں اور دعاء

کرتے جائیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، آثارِ حضرت علی و ابن عباس رضی اللہ عنہما)

نماز تراویح:

[14] قیام اللیل، قیام رمضان، صلوٰۃ اللیل، تہجد اور تراویح ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں جن

کی مسنون تعداد و ترسمیت گیارہ رکعتیں ہے۔ (صحیح بخاری مع فتح الباری ۳/۳۳۳/۲۵۱،

صحیح مسلم مع نووی ۱۷/۶۳)

[15] نماز تراویح کی بڑی فضیلت ہے۔ یہ نماز تمام گناہوں کے کفارے کا سبب

ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم) البتہ یہ سنت ہے، فرض نہیں۔ (صحیح بخاری و مسلم)

اسکی جماعت بھی سنت ہے۔ نبی ﷺ نے تین دن جماعت کروائی تھی۔ (بخاری و مسلم)

[16] بیس تراویح والی مرفوع روایت صرف ایک ہے اور وہ ضعیف ہے۔ (نصب الراية زیلعی، آثار السنن نیموی، تحفة الاحوذی مبارکیوری) یہی معاملہ اس موضوع سے متعلقہ آثار کا ہے۔ (فتح الباری و تحفة الاحوذی و زاد المعاد و نماز تراویح علامہ البانی)

[17] آئمہ وفقہاء و علماء احناف کی ایک معتد بہ تعداد نے گیارہ رکعت تراویح (مع وتر) کے ہی سنت رسول ﷺ ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ (عمدة القاری عینی ۱۷/۴، نصب الراية زیلعی ۱۵۲/۲، موطا امام محمد ص ۹۳ و ص ۱۳۸-۱۳۹، فتح القدیر شرح ہدایہ ۳۳۴/۱، التعلیق الممجد عبدالحی لکھنوی ص ۱۳۸، ۹۳ و عمدة الراية حاشیہ شرح وقایہ ۲۰۷/۱ و تحفة الاخیار ص ۲۸ و حاشیہ ہدایہ ۱۵۱/۱، المرقاة ملا علی قاری ۱۷۲/۲-۱۷۵/۱ و جز المسالك مولانا محمد زکریا کاندھلوی، العرف الشذی علامہ انور شاہ کشمیری ص ۳۰۹، ۳۲۹، فیض الباری ۲۲۰/۱، کشف الستر ص ۲۷، لطائف قاسمیہ مولانا نانوتوی مکتوب سوئم، فتح سر المنان ص ۳۲۷، البحر الرائق ابن نجیم ۲۶۶/۲، حاشیہ علامہ طحطاوی بر در مختار ۳۹۵/۱، فتاویٰ شامی ۴۹۵/۱، حاشیہ الاشباہ والنظائر للحموی ص ۹، شرح کنز الدقائق ابوالسعود ص ۳۶، مراقی الفلاح ابوالحسن ص ۲۴۷، ما ثبت بالسنة شیخ عبدالحق دہلوی ص ۲۹۲ و مدارج النبوة ۲۶۵/۱، حاشیہ بخاری مولانا احمد علی سہارنپوری ۱۵۴/۱ و عین الہدایہ ص ۵۶۲ و المفاتیح لا سرار التراویح ص ۹ مصنفی شرح مؤطا مع مسویٰ شاہ ولی اللہ دہلوی ۱۷۷/۱)

[18] نماز تراویح کے بعد دوبارہ باجماعت تہجد یا نوافل ادا کرنا ثابت نہیں، البتہ انفرادی طور پر باعث اجر و ثواب ہے۔ (فتویٰ مولانا عبید اللہ عقیف ہفت روزہ اہل حدیث لاہور جلد ۲۰،

بچوں کے روزے:

[19] بچوں کو روزے رکھوانا چاہیئے، تاکہ وہ عادی ہو جائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی عمل

تھا۔ (صحیح بخاری و مسلم)

سحری کے مسائل:

[20] روزہ کی صرف دل سے کی گئی نیت کافی ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہؒ ۲۲/۲۱۷-۲۵۵، فتح

الباری، ۱۳/۱ زاد المعاد ۲۰۱)

وَبِصَوْمٍ غَدٍ... کے الفاظ والی نیت مسنون نہیں بلکہ خود ساختہ ہے۔ (اشعة اللمعات شیخ عبدالحق دہلوی حنفی ص ۱۹، ہدایہ، عمدۃ الرعاۃ لکھنؤی ص ۱۲۹، مکتوبات مجدد الف ثانی دفتر اول مکتوب: ۱۸۶، بہشتی زیور حصہ دوم ص ۱۳)

[21] سحری کھانا نبی ﷺ کی سنت اور باعث برکت ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

اہل کتاب اور مسلمانوں کے روزوں میں فرق صرف سحری کھانا ہی ہے۔ (بخاری و مسلم)

وہ چاہے ایک لقمہ (سنن سعید بن منصور) یا پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ ہو۔ (ابن عساکر،

صحیح الجامع الصغیر ۴/۳۲) سحری کسی بھی حلال چیز سے ہو سکتی ہے، البتہ ”مومن کی بہترین

سحری کھجور ہے“۔ (صحیح سنن ابی داؤد)

[22] رات کے آخری تہائی حصہ سے لیکر آذان تک سحری کھائی جاسکتی ہے، حتیٰ کہ آذان کے

وقت تک کوئی کھاپی رہا ہے، اور آذان شروع ہوگئی تو وہ دورانِ آذان پانی وغیرہ پی سکتا ہے۔“

(صحیح سنن ابی داؤد) رات بھر کھاتے پیتے رہنا اور اصل سحری کے وقت سے پہلے ہی سو جانا

خلاف سنت اور باعثِ نحوست اور بے برکتی ہے۔

افطاری کے مسائل:

[23] سورج غروب ہوتے (آذان سنتے) ہی روزہ افطار کر لینا چاہیے۔ ”اسی میں خیر و بھلائی

ہے۔“ (صحیح بخاری و مسلم)

”افطاری میں بلاوجہ تاخیر کرنا یہود و نصاریٰ کا فعل ہے۔“ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم)

[24] ”روزہ تازہ کھجور یا پھر خشک کھجور ورنہ پانی سے افطار کرنا مسنون ہے۔“ (ابوداؤد، حاکم)

ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، دارمی، مسند احمد)

نمک سے روزہ افطار کرنے کا کوئی ثبوت ہماری نظر سے نہیں گزرا۔

روزہ افطار کرنے کی دعاء:

[25] ((اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ افْطَرْتُ))

(سنن کبریٰ بیہقی، مصنف ابن ابی شیبہ، عمل الیوم واللیلۃ ابن السنّی، الزہد ابن المبارک)

اس دعاء والی حدیث کی سند پر شیخ غازی عزیر (الکبیل) نے کلام کیا ہے۔ (ترجمان دہلی جلد ۱۴،

شمارہ ۷، ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۴ء) جبکہ علامہ البانی نے اسے مرسل (ضعیف) قرار دیتے ہوئے شواہد

کی بناء پر قویٰ کہا ہے۔ (تحقیق مشکوٰۃ ۱/۲۲۱، ارواء الغلیل ۳/۳۸۷)

بہر حال اس دعاء میں جو ((وَبِكَ اَمْنٌ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ)) کے الفاظ ہیں، وہ ثابت

نہیں ہیں۔ البتہ ایک دوسری حدیث میں یہ دعاء بھی ہے:

((ذَهَبَ الظَّمَاُ وَاَبْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَكَبَّتِ الْاَجْرَانِ شَاءَ اللّٰهُ))

(ابوداؤد، السنن الکبریٰ نسائی، دارقطنی، مستدرک حاکم، ابن السنّی)

افطاری کے وقت دعاء قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن السنّی، ابن حبان، مستدرک حاکم، ابن عساکر، تحقیق زاد المعاد ۵۲/۲، الارواء ۴۴/۴)

[26] روزہ افطار کروانے والے کو بھی روزے دار جتنا ثواب دیا جاتا ہے اور روزے دار کا ثواب بھی کم نہیں کیا جاتا۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، مسند احمد)

روزے کے مباحات (جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا):

[27] مسواک کرنا، صبح ہو یا شام اور مسواک خشک ہو یا تر۔ (ترجمۃ الباب بخاری، ترمذی، مسند احمد) سہ پہر کو مسواک کی ممانعت کا پتہ دینے والی روایت ضعیف و ناقابل حجت ہے۔ اور تر مسواک پر قیاس کرتے ہوئے ہی **[28]** منجن اور **[29]** ٹوتھ پیسٹ کا (احتیاط کے ساتھ) استعمال روا ہے۔ (فتاویٰ شیخ ابن باز، مجلہ الدعوة، شمارہ ۱۰۴۱ رمضان ۱۴۰۶ھ)

[30] (۱۹۸۶ء) بوقت ضرورت سالن چکھ کر تھوک دینا۔ (ترجمۃ الباب بخاری)

[31] کلی کرنا اور **[32]** احتیاط کے ساتھ ناک میں پانی ڈالنا۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، حاکم) **[33]** بھول کر کچھ کھاپی لینا۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[34] نہانا اور **[35]** سر پر پانی ڈالنا۔ (ابوداؤد، نسائی، مؤطا مالک، مسند احمد)

[36] جنابت کی حالت میں روزہ رکھنا۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[37] بیوی کا بوسہ لینا اور **[38]** بغلگیر ہونا۔ (صحیح بخاری و مسلم) البتہ جسے اپنے نفس پر اختیار نہ ہو اور بوس و کنار کے نتیجے میں جماع میں واقع ہو جانے کا خدشہ ہو، اسکے لئے یہ مکروہ ہے۔ (بخاری و مسلم، ابوداؤد)

[39] سینگ لگوانا، فصد کروانا یا کھینچنے لگوانا۔ (صحیح بخاری، دارقطنی، بیہقی)

[40] سرمہ لگانا۔ (ترمذی و الفتح الربانی) اسی کے تحت آنکھ میں قطرے (آئی ڈراپس) یا کوئی

دوسری دوا بھی آجاتی ہے۔ (فقہ السنہ) [41] بخور کرنا۔ [42] عطر لگانا۔ [43] جسم پر تیل

لگانا۔ [44] کوئی خوشبو سوگھنا۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ، فقہ السنہ، تحفۃ الاحوذی)

اسی سے اگر بتی کے جواز کا بھی پتہ چلتا ہے۔ [45] خود بخود قے آجانا۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن

ماجہ، ابن حبان، مسند احمد، حاکم) [46] ٹیکہ لگوانا (جودوائی ہو، غذائی نہ ہو)۔ (فتاویٰ

علماء حدیث، فتاویٰ ابن تیمیہ، فقہ السنہ، جدید فقہی مسائل، فتاویٰ ابن باز مجلۃ البلاغ

کویت، شمارہ ۶۵۰ رمضان ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۲ء)

روزے کے مبطلات (جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے):

[47] جان بوجھ کر کچھ کھاپی لینا۔ کیونکہ روزے کے دوران کچھ نہ کھانا پینا ہی تو روزے کا رکن

اعظم ہے۔ (☆ اور جمہور اہل علم کے نزدیک اس پر قضاء واجب ہے)۔ [48] جماع کر لینا۔ (صحیح

بخاری و مسلم) اس پر بالاتفاق قضاء اور مرد پر کفارہ بھی ہے۔ یعنی اسکی جگہ ایک روزہ رکھے،

اور غلام آزاد کرے، یا مسلسل ساٹھ روزے رکھے، یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (بخاری و

مسلم، المغنی، فقہ السنہ) [49] عمد یعنی جان بوجھ کر قے کرنا۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ،

ابن حبان، مسند احمد، مستدرک حاکم) اور اس پر قضاء واجب ہے۔

[50] حیض و نفاس کا خون شروع ہو جانا، چاہے غروب آفتاب کے کچھ پہلے ہی کیوں نہ

آجائے۔ اس عرصہ میں چھوٹی ہوئی نمازیں تو معاف ہیں، مگر روزوں کی قضاء واجب

ہے۔ (بخاری و مسلم، فقہ السنہ)

- [51] کچھ نکل لینا، اگرچہ وہ چیز غذا کے طور پر استعمال ہونے والی نہ ہو۔ (المغنی)
- [52] سحری و افطاری میں غلطی، یعنی قبل از وقت روزہ افطار کر لینا یا بعد از انتہاء سحری دیر تک کھاتے پیتے رہنا، اس پر احتیاطاً اس دن کی قضاء ہے۔ (بخاری، المغنی، فقہ السنہ)
- [53] جان بوجھ کر کسی طرح مادہ منویہ خارج کر لینا۔ (اس پر قضاء واجب ہے) البتہ محض نظریاً سوچ سے ایسا ہو جائے، سوتے میں بد خوابی ہو جائے، یا ندی خارج ہو جائے، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔ (فقہ السنہ)

اصحابِ رخصتِ قضاء:

- [54] بیمار، جسے روزہ رکھنے سے بیماری بڑھنے، شفاء متاخر ہونے، یا اس کے مرنے کا ڈر ہو۔ (سورۃ البقرہ: ۱۸۵ و فقہ السنہ و احکام القرآن جصاص)
- [55] دائم المرض آدمی ہر روزہ کے بدلے فدیہ دیتا جائے، اس پر قضاء بھی واجب نہیں۔ (الفقہ علی المذاہب الاربعہ)
- [56] عمر رسیدہ مرد یا عورت جسکے لئے روزہ رکھنا ممکن نہ ہو۔ وہ صرف فدیہ دے دیں۔ اور اگر وہ فقیر بھی ہوں، تو ان پر فدیہ و قضاء کچھ بھی نہیں۔ (صحیح بخاری، الفقہ علی المذاہب الاربعہ، تفسیر ابن کثیر، ارواء الغلیل، فتاویٰ علماء حدیث)
- [57] حمل یا چھوٹے بچے کو دودھ پلانے والی عورت کو بھی قضاء کرنے کی اجازت ہے۔ البتہ ہر روزے کے ساتھ ہی فدیہ بھی دے دے۔ (بخاری، سنن اربعہ، فتاویٰ علماء حدیث)
- [58] حیض و نفاس والی عورتیں، یہ بعد میں اتنے روزے قضاء کر لیں۔ (بخاری و مسلم)
- [59] مسافر، (سورۃ البقرہ: ۱۸۵) جس سفر میں نماز قصر کی جاسکتی ہے، اسی میں روزہ بھی قضاء

کیا جاسکتا ہے۔

لیلۃ القدر اور اعتکاف:

[60] لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں (۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹) میں سے ایک ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم) ماہ رمضان ماہِ قرآن اور لیلۃ القدر، شبِ قرآن ہے۔ (سورۃ البقرہ: ۱۸۵، سورۃ الدخان: ۳، سورۃ القدر: ۳)

اسی ایک رات کی عبادت کا ثواب ایک ہزار ماہ (۸۳ سال ۴ ماہ) سے زیادہ ہے۔ (القدر: ۳) اس رات کے اگلے دن کا سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اسکی شعائیں نہیں ہوتیں۔ (مسلم) یہ رات بالکل صاف اور روشن ہوتی ہے۔ اسمیں سکون و جمعیت ہوتی ہے نہ گرمی اور نہ سردی ہوتی ہے اور نہ صبح تک ستارے جھڑتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

[61] اسی کی تلاش میں اعتکاف کیا جاتا ہے، جو کہ سنتِ رسول ﷺ ہے۔ (بخاری و مسلم)

[62] اکیسویں شب کے آغاز میں اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو جائیں اور فجر پڑھ کر جائے اعتکاف میں داخل ہو جائیں۔ (بخاری و مسلم، الفتح الربانی، فتاویٰ علماء حدیث)

[63] اعتکاف صرف مسجد (جامع مسجد) ہی میں ہو سکتا ہے۔ (سورۃ البقرہ: ۱۸۷، بخاری و مسلم، تحفۃ الاحوذی، فقہ السنہ، فتاویٰ علماء حدیث)

مباحاتِ اعتکاف:

[64] اعتکاف کے دوران نہانا، تیل لگانا اور کنگا کرنا جائز ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[65] گھر والوں سے ضروری بات کرنا اور انہیں باہر کے دروازے تک الوداع کرنا۔ (صحیح

بخاری و مسلم)

[66] مسجد میں مخصوص جگہ (کپڑا وغیرہ لگا کر) بنالینا۔ (ابن ماجہ)

ممنوعات اعتکاف:

[67] اعتکاف والا آدمی اپنی بیوی کو شہوت کے ساتھ چھو نہیں سکتا، نہ بوس و کنار کر سکتا ہے،

نہ کسی کے جنازے میں شرکت کر سکتا ہے اور نہ کسی مریض کی مزاج پرسی کر سکتا ہے۔ (ابوداؤد)

[68] فضول گوئی سے بچیں۔ (ترمذی و ابن ماجہ) البتہ مباح گفتگو وغیرہ میں کوئی حرج نہیں۔

(صحیح بخاری و مسلم)

شبینہ:

[69] تین دن سے کم عرصہ میں قرآن کریم ختم کرنے والے کے بارے میں نبی ﷺ نے

فرمایا ہے کہ اس نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں۔ (ابوداؤد، ترمذی، دارمی)

نبی ﷺ نے ایک رات میں کبھی بھی پورا قرآن نہیں پڑھا، لہذا مروجہ شبینہ جائز نہیں۔

(زاد المعاد، فتاویٰ علماء حدیث، جدید فقہی مسائل)

اور ایک رات میں قرآن پڑھنے والی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے متعلقہ روایت ضعیف ہے۔

صدقہ فطر:

[70] صدقہ فطر فرض ہے۔ (سورۃ الاعلیٰ: ۱۴-۱۵، ابن ماجہ)

[71] یہ فضول گوئی و نازیبا بات کا کفارہ اور روزے کو پاک کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

[72] یہ ہر آزاد، غلام، مرد، عورت، چھوٹے بڑے مسلمان پر فرض ہے اور اسکی مقدار ایک

صاع (2.50 کلوگرام) ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[73] یہ کھجور، گندم، جو، پیاز، کشمش (غلی کی اقسام) سے دیا جاسکتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

چاول، کنگنی، چینا، جوار، مکئی، باجرہ، ماش، چنا، مٹر، انجیر اور خشک توت سے بھی فطرانہ نکالا جاسکتا ہے۔ (فتاویٰ علماء حدیث)

[74] حنابلہ، مالکیہ اور شافعیہ کے نزدیک صرف غلے سے ہی فطرانہ دینا ضروری ہے۔ مالکیہ کے نزدیک نقدی میں فطرانہ کفایت تو کر جائے گا، مگر مکروہ ہے۔ البتہ احناف کے نزدیک نقدی بھی جائز ہے۔ بہر حال کسی خاص مجبوری کے سوا غلہ ہی دینا چاہیئے، تاکہ نقدی کی شکل میں آج فطرانہ، پھر ہدی و قربانی اور پھر کہیں دیگر فرائض و اسلامی شعائر کی قیمت لگانے کا بھی نہ سوچا جانا شروع ہو جائے۔ (الفقه على المذهب الاربعه، الفتح الرباني)

[75] نمازِ عید سے پہلے ادا کریں۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[76] عید سے دو ایک دن پہلے ادا کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل تھا۔ (بخاری و مسلم)

[77] یہ بھی فقراء و مساکین، جہاد و مجاہدین وغیرہ ان آٹھوں مصارف میں صرف کیا جاسکتا ہے، جو مصارف زکوٰۃ ہیں۔ (سورة التوبه: ۶۰)

[78] اجتماعی طریقہ اختیار کیا جائے تو بہتر ہے۔ پہلے مقامی مستحقین کو دیں، پھر جو بچ جائے دوسرے علاقوں اور ممالک کو بھی بالاتفاق بھیج سکتے ہیں۔ (الفتح الرباني، فقه السنه)

نفل روزے:

[79] ”جس نے رمضان کا مہینہ روزے رکھے (30×10=300) اور پھر شوال کے بھی

چھ (شش عیدی) روزے رکھ لئے (6×10=60) تو اس نے گویا ہمیشہ (سال بھر یعنی ۳۶۰

دنوں کے) روزے رکھے۔“ (صحیح مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

[80] نبی ﷺ ”ذوالحج کے پہلے نو دنوں کے روزے رکھا کرتے تھے۔“ (ابوداؤد، نسائی،

(بیہقی، مسند احمد)

[81] نوزواج (یومِ عرفہ) کا روزہ اس سے پہلے اور پچھلے دو سالوں کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

البتہ حاجیوں کے لئے بالاتفاق عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے۔ (الفتح الربانی)

[82] ماہِ محرم کے روزے رمضان کے بعد افضل ترین روزے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

خصوصاً یومِ عاشوراء (دس محرم) کا روزہ ایک سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ (صحیح مسلم، ابوداؤد، بیہقی)

اسکے ساتھ ہی نومحرم کا روزہ ملا لینا بھی سنت ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[83] ماہِ شعبان میں بھی نبی ﷺ بکثرت روزے رکھا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

البتہ استقبالِ رمضان یا سلامی، اسی طرح نصف شعبان کے روزے ثابت نہیں ہیں۔ جیسا کہ شروع میں بادلیل و حوالہ تذکرہ ہوا ہے۔

[84] ہر ماہ کے ایامِ بیض (۱۳، ۱۴، ۱۵) کے روزے رکھنا سنت و ثواب ہے۔ (صحیح مسلم)

ماہِ رمضان اور ایامِ بیض کے روزوں کا ثواب پورے سال کے روزوں جتنا ہو جاتا ہے (مسلم)

[85] ہر سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا بھی سنت ہے۔ (ترمذی و نسائی)

نبی ﷺ ان دنوں کا روزہ رکھتے تھے، کیونکہ ان دنوں میں بندوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں۔ (ترمذی) سوموار کے روزے کے بارے میں فرمایا کہ اس دن میں پیدا ہوا اور نبی بنایا گیا تھا۔ (صحیح مسلم)

[86] صومِ داؤدی (ایک دن روزہ اور ایک دن چھٹی) کو نبی ﷺ نے افضل روزے قرار دیا

ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

البتہ بلاناغہ ہمیشہ روزے رکھتے جانے والوں کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس نے نہ روزہ رکھنا نہ افطار کیا“ (یعنی اس کا عمل بیکار گیا)۔ (صحیح مسلم)

[87] ہر ہفتہ اور اتوار کو بھی روزہ رکھنا چاہئے، تاکہ یہودیوں اور عیسائیوں کی مخالفت ہو جائے۔ (نسائی)

[88] نفلی روزہ جب چاہیں توڑ لیں، اس پر کوئی قضاء و کفارہ نہیں ہے۔ (نیل الاوطار)

ممنوع روزے اور ممنوع انداز:

[89] عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزوں سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

[90] ذوالحجہ کی ۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخ (ایام تشریق) کے روزے بھی منع ہیں۔ (مسلم و احمد)

سوائے اسکے جسے ہدی (قربانی) کا جانور نہ ملے۔ (صحیح بخاری)

یعنی اسکے بدلے میں وہ دس روزوں میں سے تین اُن دنوں میں رکھ سکتا ہے۔

[91] شوہر موجود ہو، تو اسکی اجازت کے بغیر عورت نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی۔ (بخاری و مسلم)

[92] صرف جمعہ کا اکیلا روزہ رکھنا منع ہے۔ اس سے پہلے جمعرات یا بعد میں ہفتہ کا روزہ بھی

رکھے تو جائز ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[93] اکیلے اتوار کا نفلی روزہ بھی منع ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ)

[94] شک کے دن کا روزہ رکھنا (کہ شاید رمضان کا چاند نکل گیا ہو، مگر نظر نہ آیا ہو) یہ بھی ممنوع

ہے۔ جیسا کہ شروع میں باحوالہ بات گزری ہے۔

عیدین کے مسائل:

[95] جمہور علماء امت کے نزدیک نمازِ عید سنتِ مؤکدہ ہے۔ البتہ بعض نے فرض کفایہ اور بعض نے واجب بھی کہا ہے۔ (الفروع للسنوی، الفقه علی المذہب الاربعہ، المغنی، الفتح الربانی، تمام المنہ، الروضہ الندیہ)

[96] یومِ عید سے پہلی رات کی فضیلت کے بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں، البتہ بعض آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم ملتے ہیں۔ (قیام اللیل مروزی)

[97] عید کے دن غسل کرنے کے مستحب ہونے کے بارے میں بھی بعض آثار ہی ملتے ہیں۔ (مسند احمد، مؤطا مالک)

[98] عیدین اور جمعہ کے دن خوبصورت لباس پہننا اور خوشبو لگانا چاہیئے۔ (بخاری و مسلم)

[99] عید الفطر کیلئے کچھ کھا کر (صحیح بخاری) اور عید الاضحیٰ سے آکر کھانا چاہیئے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، مسند احمد)

عید الاضحیٰ کی سنت کو نصف دن کا روزہ کہنا جہالت ہے۔

[100] عیدین کیلئے مسنون و افضل یہ ہے کہ شہر سے باہر جا کر پڑھیں۔ البتہ بعض ضعیف

روایات سے مسجد میں پڑھنے کا اشارہ بھی ملتا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم و

تلخیص الحبیر ابن حجر)

[101] عورتوں اور بچوں کو بھی عید گاہ جانا چاہیئے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[102] پیدل اور سوار ہو کر دونوں طرح عید گاہ جانا جائز ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[103] عید گاہ جانے اور آنے کا راستہ بدل لینا چاہیئے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[104] تکبیراتِ عید: (ا) ((اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا)) (مصنف عبدالرزاق)

(ب) ((اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ،

اللَّهُ أَكْبَرُ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ)) (مصنف ابن ابی شیبہ)

[105] عید الفطر کے دن، گھر سے نکلنے سے لیکر خطبہ شروع ہونے تک اور عید الاضحیٰ کے موقع پر

نوذوالحج (یومِ عرفہ) کی صبح سے لیکر ۱۳ ذوالحج کی عصر تک تکبیریں کہتے رہیں۔ (فتح الباری)

[106] نماز عید الفطر کا وقت سورج کے دو نیزے اور عید الاضحیٰ کا ایک نیزہ بلند ہونے سے

شروع ہو جاتا ہے۔ (التلخیص والارواء وفقہ السنہ)

[107] نماز عید کی دو رکعتوں سے پہلے یا بعد میں کوئی سنت نماز ثابت نہیں۔ (بخاری و مسلم)

[108] نماز عید سے واپس لوٹ کر اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھنا ثابت ہے۔ (ابن ماجہ،

ابن خذیمہ، بیہقی، مسند احمد)

[109] نماز عید کیلئے نہ آذان ہے، نہ اقامت۔ (زاد المعاد، فقہ السنہ)

[110] نماز عید کی صرف دو رکعتیں ہیں۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[111] نماز عید کی دو رکعتیں عام دو رکعتوں کی طرح ہی پڑھی جاتی ہیں۔ صرف پہلی رکعت میں

تکبیر تحریمہ اور دعاء افتتاح کے بعد سات اور دوسری رکعت میں تکبیر قیام کے بعد پانچ تکبیریں

اضافی کہی جاتی ہیں، جنہیں تکبیراتِ زوائد کہا جاتا ہے۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی،

دارقطنی، مسند احمد، معانی الآثار طحاوی، مصنف ابن ابی شیبہ)

[112] احناف کے یہاں تکبیراتِ زوائد صرف چھ ہیں۔ تین پہلی رکعت میں قراءت سے

پہلے اور تین دوسری رکعت میں قراءت کے بعد۔ لیکن اسکی دلیل والی روایت ضعیف ہے۔

(عون المعبود، تحفۃ الاحوذی، نیل الاوطار، الفتح الربانی)

[113] یہ تکبیراتِ زوائد سنت ہیں اور اگر بھول کر چھوٹ جائیں، تو اس پر سجدہ مہربو بھی نہیں

ہے۔ (المغنی، نیل الاوطار)

[114] ان تکبیرات کے مابین کوئی ذکر و دعاء نبی ﷺ سے تو ثابت نہیں، البتہ ایک اثر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہر دو تکبیروں کے مابین:

((سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ)) کہیں۔

(بیہقی، معجم طبرانی کبیر)

[115] ان تکبیراتِ زوائد کے ساتھ ہر مرتبہ رفع یدین کرنا (دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھانا) چاہیئے۔ (مسند احمد، طیالسی، دارمی، بیہقی وغیرہ)

البتہ بعض علماء نے جنازہ و عیدین کی تکبیرات کے ساتھ رفع یدین کی عدم سنیت کے قول کو صحیح تر قرار دیا ہے۔ (تمام المنۃ، الارواء)

[116] نمازِ عید کی قراءت جبری ہے۔ (صحیح مسلم)

[117] نمازِ عید کے بعد امام کو خطبہ دینا چاہیئے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[118] خطبہ کا آغاز مسنون خطبہ سے ہی کرنا چاہیئے۔ (زاد المعاد)

جن بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ تکبیرات سے آغاز ہو وہ ضعیف ہیں۔ (ابن ماجہ، بیہقی، مستدرک حاکم، المغنی، زاد المعاد، الارواء، فقہ السنہ)

[119] عیدین کا خطبہ ایک ہی مسنون ہے، جمعہ کی طرح دو نہیں۔ (الارواء، فقہ السنہ)

[120] عید گاہ میں منبر لیجانا جائز نہیں، امام ویسے ہی کھڑے ہو کر خطبہ دے (بخاری و مسلم)

۱۔ آئندہ چند صفحات میں مذکور پچاس (۵۰) نصیحتوں پر مشتمل ایک رسالہ دارالقاسم الریاض کی

طرف سے شائع ہوا تھا اور یہ اسی کارڈ وترجمہ ہے۔

[121] عید کا خطبہ سننا سنت ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

اگر کسی کو عذر و ضرورت ہو، تو بلا سنے نکل آنا جائز ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن خذیمہ، دارقطنی، بیہقی، مستدرک حاکم)

[122] عید کی نماز کے لئے بھی دوسری جماعت کروائی جاسکتی ہے۔ (صحیح بخاری)

[123] عید مبارک کہنے کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کو:

((تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ)) کہا کرتے تھے۔ (فتح الباری، تمام المنہ)

[124] نماز عید کے بعد معانقہ (گلے ملنا) ثابت نہیں۔ (فتاویٰ علامہ شمس الحق عظیم

آبادی، صاحب عون المعبود)

[125] عید و جمعہ ایک ہی دن میں آجائیں تو جمعے کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔ (صحیح

بخاری، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، ابن خذیمہ، بیہقی، مسند احمد، مستدرک حاکم)



روزہ داروں کیلئے چند ضروری نصیحتیں ۱

1 - روزے کے صرف طبی و معاشرتی پہلوؤں اور فوائد کو ہی مد نظر نہ رکھیں اور یہ نہ بھول جائیں

کہ یہ اللہ کی ایک عظیم عبادت ہے۔

2 - راتوں کو جاگ جاگ کر دن اور دنوں کو سو سو کر راتیں نہ بنادیں۔

3 - فرض نمازوں سے سوئے نہ رہیں، خصوصاً نماز ظہر و عصر سے۔

4 - رنگارنگ کھانوں اور مشروبات میں فضول خرچی نہ کریں۔

5 - بے فائدہ امور اور لالچیں لہو و لعب یا کھیل کود میں وقت ضائع نہ کریں۔

- 6 - سحری قبل از وقت کھا کر سو جانا، نماز فجر کے قضاء کر دینے کا سبب بنتا ہے۔
- 7 - افطار سے تھوڑا قبل جنونی تیز رفتاری سے گاڑیاں چلانا خطرے سے خالی نہیں۔
- 8 - روزے کے دوران سخت مزاجی اور دوسروں سے گالی گلوچ نہ کریں۔
- 9 - نماز تراویح کو درمیان میں ہی چھوڑ کر نہ نکل جائیں۔
- 10 - کھیل کود کیلئے گلیوں اور سڑکوں کے کناروں پر جمع نہ ہوں۔
- 11 - جھوٹ، غیبت و چغلی اور ممنوع مذاق سے اپنے روزے کی روح کو مجروح نہ کریں۔
- 12 - رمضان کے مہینہ کو سُستی و کاہلی اور بکثرت سونے کا موسم نہ بنالیں۔
- 13 - رمضان میں اللہ کی عبادت کر کے اور رمضان سے پہلے اور بعد میں عبادت سے منہ موڑ کر اپنے آپ کو ”رمضانی“ نہ بنالیں بلکہ ہمیشہ عبادت گزار رہ کر رحمانی بنیں۔
- 14 - رمضان میں تو مساجد میں حاضر مگر بعد میں مساجد سے منہ موڑ لینے والا رویہ نہ اپنائیں۔
- 15 - آذان کے شروع ہوتے ہی کھانا پینا بند کر دینا چاہیئے، آذان کے وسط یا آخر تک ہی کھاتے پیتے نہیں رہنا چاہیئے۔
- 16 - بعض لوگ اگر بھول کر کچھ کھاپی لیں تو اُسے بڑا بُرا محسوس کرتے اور سمجھتے ہیں کہ یہ روزے کو مجروح کر دیتا ہے، اور اسے صحیح ہونے میں شک کرنے لگتے ہیں، جبکہ نبی ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ ایسے شخص پر کوئی مواخذہ نہیں، اُسے تو اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔
- 17 - اگر کوئی بھول کر کچھ کھاپی لے تو سمجھدار لوگ اسے یہ نہیں بتاتے کہ بھی تمہارا روزہ صحیح ہے جسکے نتیجہ میں وہ کھلے عام کھانے پینے لگتا ہے اور اسے دیکھ کر فاجر و فاسق لوگوں کو بھی ہمت ملتی ہے کہ وہ بھی رمضان میں دن کے وقت کھاتے پیتے پھریں۔

- 18 - آذان ختم ہو جانے کے بعد تک روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرنا غلط ہے، جبکہ نبی ﷺ کا حکم اور سنت یہ ہے کہ غروب آفتاب پر فوراً روزہ افطار کر لیا جائے۔
- 19 - بعض لوگ دوپہر [زوال] کے بعد مسواک نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں کہ یہ روزے کے صحیح ہونے میں نقصان دہ ہے، جبکہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں صبح، دوپہر، سہ پہر، سارا دن مسواک کیا کرتے تھے۔
- 20 - اگر کوئی جماع کر لے یا احتلام ہو جانے سے جھنجھی [جس پر غسل فرض ہوتا ہے] ہو جائے اور اسی حالت میں اسے سحری کا وقت ہو جائے تو وہ اُسے بڑا بُرا محسوس کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس طرح روزہ خراب ہو جاتا ہے، حالانکہ نبی ﷺ کو جھنجھی ہونے کی حالت میں سحری ہو جاتی، آپ ﷺ کھانا کھا لیتے اور پھر فجر کیلئے غسل فرماتے اور روزہ پورا کیا کرتے تھے۔
- 21 - روزے کے بہانے سے اپنے کام اور سرکاری ذمہ داریوں میں کوتاہی کرنا صحیح نہیں، روزہ تو اللہ کو نگران سمجھنے کے سلسلہ میں تربیتِ نفس کی ایک بہترین ٹریننگ ہے۔
- 22 - بعض لوگ رمضان کی راتوں میں اپنی بیوی سے جماع کرنا حرام سمجھتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

﴿أَحِلَّ لَكُمْ كَيْلََةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ﴾ (سورة البقرہ: ۱۸۷)

”روزے کی رات کو تمہارے لئے اپنی بیوی سے جماع کرنا حلال کر دیا گیا ہے۔“

- 23 - بعض لوگ اپنے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کر دیتے ہیں کہ وہ ابھی بالغ نہیں ہوئے، اور ان کے لئے روزے فرض نہیں، اور ڈرتے اس بات سے ہیں کہ روزے رکھنے سے کمزور ہو جائیں گے، حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے بچوں کو نیکی و اطاعت کے کاموں کی باقاعدہ

مشق کروایا کرتے تھے، اور روزے رکھواتے تھے جبکہ وہ بچے بھی ابھی چھوٹی عمروں کے ہوتے تھے، کمسنی اور روزے کی وجہ سے عصر کے بعد وہ بھوک سے رونے لگتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم انہیں کھلونے دے دیتے تاکہ انہیں دیکھ کر کھیلنے لگیں اور کھانے کا خیال چھوڑ دیں۔

24 - کچھ لوگ نمازِ عشاء کے باجماعت فرض ادا کرنے سے محض اس لئے رہ جاتے ہیں کہ وہ جس امام کے ساتھ تراویح پڑھنے کے عادی ہیں، وہ اسی تک ہر شکل میں پہنچ کر ہی نماز پڑھیں گے، حالانکہ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ فرضوں سے بھی زیادہ اہتمام نفلوں کا کرے، اور نمازِ عشاء فرض ہے، جبکہ نمازِ تراویح نفل و سنت۔

25- طویل اوقات صرف جرائد و مجلات اور اخبارات و رسائل پڑھنے میں ضائع کر دیئے جاتے ہیں، جبکہ ان میں سے اکثر لایعنی و بے سود اور رضاءِ الہی کے منافی ہوتے ہیں۔

26- نمازِ تراویح میں بعض لوگ بڑے زور و زور سے روتے ہیں جو کہ دوسروں کے لئے تشویش کا باعث اور انکے خشوع و خضوع میں خلل کا سبب بنتا ہے۔

روزہ دار خواتین کے لئے

چند نصائح

27/1 - خواتین کا اکثر وقت کچن میں ہی گزر جاتا ہے اور وہ رمضان کی قیمتی گھڑیوں کو اللہ

عزّ و جلّ کی اطاعت میں گزار کر اپنے لئے زائد راہ جمع کرنے میں کوتاہی کر جاتی ہیں۔

28/2 - بعض خواتین روزے کی حالت میں دن کے وقت مہندی لگانے کو اچھا نہیں سمجھتی اور